مطبوعات

الاؤ اور بھوار | افسانوں کا مجموعہ۔ از محترمہ اُمِّ زبیر۔ ناشر مؤلفہ خود ہیں۔ پریس کا پتہ تو درج ہے، مگر کتاب کے ملنے کا پتہ درج نہیں۔ دبیز آرٹ پیپر کا سرورق، سادہ رنگین ڈیزائن۔ قیمت : ۴۰/- روپے

محترمہ اُمِّ زبیر کے افسانے پڑھ کر خیال آیا کہ اگر طباعت سے پہلے انہیں دیکھتا تو مصنفہ سے کہتا کہ آپ میری دو تین کتابیں (مطبوعہ نہ سہی، غیر مطبوعہ) مجھ سے لے لیں اور یہ مجموعہ مجھے عنایت فرما دیں۔ مگر ایک چیز ایسی ہے کہ جس کے آثار مٹائے نہیں جا سکتے۔ اس مجموعے میں ایسی بہت سی علامات ہیں، گھریلو مسائل اور ازدواجی نفسیات کے ایسے تجزیے ہیں جو صاف بتا دیتے ہیں کہ یہ کسی خاتون کی تحریر ہے۔ بعض باتوں کو کوئی مرد اس طرح بیان ہی نہیں کر سکتا جیسے اُمِّ زبیر نے بیان کی ہیں۔

عجیب بات ہے کہ پیش لفظ لکھنے والی بہن نے نام کو ایسے مخفی رکھا ہے جیسے خدا پرست خواتین سر سے پیر تک اپنے جسم کو غیر مردوں کی نگاہوں سے محفوظ رکھتی ہیں۔ پیش لفظ میں بڑی کام کی باتیں ہیں، مگر میرے ذاتی رجحان کے مطابق ہم اور اُمِّ زبیر جو ادبی کام کر رہے ہیں وہ جماعتِ اسلامی نام کی پارٹی کے حوالے سے نہیں، بلکہ خود اسلام کے حوالے سے ہے۔ ہماری کمٹ منٹ اسلام سے ہے جو اَبدی ہے۔ اسلام کی خادم شخصیتیں اور جماعتیں بدلتی اور مٹتی رہتی ہیں، اور وہ غلطیاں بھی کر سکتی ہیں یا بعض لوگ اُن سے اختلاف بھی کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اُمِّ زبیر کی کہانیوں کی ساخت اور بافت اسلامی شعورِ حیات کے سائے میں جذبات و واقعات کے تار و پود سے ہوتی ہے۔ ان کی کہانیوں کا سلسلہ

علّت و معلول اور انتاج و انجام خیر و شر کی رزم کے مناظر اس طرح دکھاتا ہے کہ انسانی فطرت کی وہ معروف آفاقی قدریں روشن ہو جاتی ہیں، جو اسلام کا سب سے بڑا عطیہ ہیں۔

بہن اُمِ زبیر صاحبہ کی کتاب کو مجھ تک آتے بہت دیر ہوئی۔ بجا طور پر ان کو مجھ پر بہت دعویٰ داعیہ بھی ہے۔ مگر میری بہت سی مجبوریاں مجھے بروقت کام کرنے سے روکتی ہیں۔ ان کی فرمائش تھی کہ میں کم سے کم ان کی ایک کہانی "الاؤ" اور مجھوا" ضرور پڑھ لوں۔ مگر شاید اس مشورے میں کوئی حکمت پنہاں تھی کہ میں ساری کتاب ایک ہی نشست میں پڑھ گیا ــ اور میں نے دل میں کہا کہ ہماری طرف سے شاید کہانیوں کا یہ پہلا مجموعہ ایسا آیا ہے کہ ہم اسے ہر کسوٹی پر پرکھنے کے لیے صیرفیوں کے سامنے رکھ سکتے ہیں۔ سرریلزم اور علامتی کہانیوں کے لیے جو معمّاتی کاوشیں درکار ہیں، ان کی توقع ہمارے معاشرے کے تھوڑے سے قارئین کی ۵، ٪ تعداد سے نہیں کی جا سکتی۔ اصل میں وہ چیزیں ادیب ادیبوں کے لیے لکھتے ہیں۔ یہ کہانیاں تمام متوسط درجے کے کثیر التعداد قارئین و قاریات کے پڑھنے کے لیے لکھی گئی ہیں۔

اس کتاب کے متعلق میری یہ رائے ہے کہ کسی کہانی میں تصنع اور نظریاتی ٹھونسم ٹھانس ذرا بھی نہیں ہے۔ پلاٹ، واقعات، کردار، کہانی کا آغاز اور اختتام بہت خوب ہیں۔ ان میں تقسیم برصغیر کے سانحات بھی جھلک رہے ہیں، مشرقی پاکستان کے بنگلہ دیش بننے کے وقت کا نقشہ بھی ہے، جہادِ افغانستان کے مناظر بھی، اور عام معاشرتی زندگی میں دولت اور اچھے اخلاقی رویّوں کی کشاکش بھی۔ ساری کہانیوں میں مشترک عمل یہ ہے کہ مجموعے کا پورا ہنڈولا عورت کے گرد گھوم رہا ہے۔ شوہر کے لیے مصیبتیں جھیلتی ہوئی عورت، بچوں کے لیے قربانی دیتی ہوئی عورت، دولت کے بوجھ سے کچلی ہوئی عورت، شکست خوردہ مرد کو حیاتِ نو دیتی ہوئی عورت، عورت سے متصادم عورت، متکبر عورت اور پھر عاجز ہو جانے والی عورت۔ گویا سارے ہنگامے اسی "فتنی" کے دم سے ہیں۔ یہ نہ ہوتی تو ایسا سناٹا ہوتا جیسے وادی میں بہت سے پتھروں کے پڑے رہنے کے باوجود ہوتا ہے۔

"منزل تک" (ص ۱۵۸) میں لمبی تقریر آ گئی ہے۔ حالانکہ دو جملوں سے کام

چل سکتا تھا۔ "مجازی خدا" والی بات (ص ۲۰۸) سمجھ میں نہ آئی جس کی خاطر یہ فقرہ بھی گیا اور بال بھی ختم۔ اصلی خدا تو اوجھل ہی ہو گیا۔ "بات سوچنے والی بھی نہیں" (ص ۱۳۱) کیا یہاں بات اسمِ فاعل ہے؟ "گرم گرم چائے" اور "گرم گرم قہوہ" — یہ ایک ہی طرز کی بات شاید ہفتے میں دو تین بار پڑھنے میں آتی ہوگی۔ دل اُکتا گیا ہے۔ آیا یہ پھیری والے کی آواز ہے؟ آخر کوئی کردار صرف ایک دفعہ گرم کیوں نہیں کہتا، کوئی کردار یہ نہیں کہتا کہ دیکھنا ذرا تیز گرم نہ ہو۔ یہ فقرہ تو اس طرح کلیشے بن گیا ہے جیسے کچھ عرصہ تک "صلیب" اور "صلیب اُٹھانا" اور "اپنی صلیب آپ اُٹھانا" کی تکرار اتنی ہوئی کہ دل اس لفظ سے اُوب گیا۔ ممکن ہے کہ کچھ مشنریوں نے اس "علامت" کو پھیلانے کا انتظام کیا ہو۔ مگر عوام کا ذہن تھک گیا۔

۵۰ صفحے کی پہلی کہانی بہت بڑی قربانی کی آئینہ دار ہے اور ایک نوجوان کے ذہنی بگاڑ کا سبب سامنے لاتی ہے۔ ارم کا قصہ "جب اسے ہوش آیا تو بڑا عبرتناک ہے۔ محسن اور سعیدہ کی کہانی میں حالات کی بساط الٹ کر معاملات کو سنوار دیتی ہے۔ کیا شاندار کردار ہے محسن کا "ہٹ" پگلی ایک اچھوتے موضوع پر نئے طرزِ عمل کی آئینہ دار ہے۔ آخری کہانی تو گویا سنگلاخ وادی کو طے کرنے کے بعد انجام بخیر کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ بھرتی کی کوئی بھی چیز نہیں۔

چار سو باکمال خواتین | از جناب طالب الہاشمی۔ ناشر: بین اسلامک پبلشرز، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۷۱۲۔ سفید کاغذ، مجلد مع رنگین گردپوش۔ قیمت: ۱۲۰/ روپے

محب گرامی طالب الہاشمی ایک عرصے سے تاریخ کی کان کنی میں مصروف ہیں اور برابر ہیرے جواہرات برآمد کر کے قوم کو پیش کر رہے ہیں۔ صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ کے علاوہ تاریخ کی کتنی ہی درخشاں شخصیتوں کی زندگی افروز داستانیں وہ ہم تک پہنچا چکے ہیں۔ ان کی کتابوں کو پڑھیے تو اندازہ ہوگا کہ صحابہ و صحابیات کے احوال کے ضمن میں وہ سیرتِ نبویؐ کے بڑے بڑے اہم گوشے سامنے لے آتے ہیں۔ اسی لیے دیگر اکابر

کے حالات کے ساتھ تاریخ خود بخود شامل ہو کے آجاتی ہے۔

انھوں نے تاریخ اسلام سے متعلق ۴۰۶ باکمال خواتین کے احوال لکھے ہیں اور ہمیں محسوس کرایا ہے کہ ہمارے طبقۂ نسواں نے بھی ہماری تاریخِ عروج و زوال میں وافر حصہ ادا کیا ہے۔ دراصل انھوں نے چودہ صدیوں کا سفر اس طرح کیا ہے کہ تاریخ فرشِ قرطاس بچھاتی گئی اور پلکوں اور نگاہوں کو ٹکاٹکا کر ہاشمی صاحب نے لمبا سفر طے کیا۔ اب پڑھنے والوں کو بھی یہی کرنا ہوگا۔ اس میں دین، دانش، ادب، غداری، شجاعت، خدمت اور وفاداری، غریب پروری کی بڑی شاندار مثالیں ملیں گی۔ پیش لفظ ہمارے فاضل بزرگ ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی فاضل اسلامیات کے قلم سے ہے۔

حضرت فاطمہ بنت حسین (شہید کربلا) "دھاگے کی گرہوں پر تسبیح پڑھتی تھیں" (سند و دلیل؟) (ص ۴۵)۔ حضرت عائشہ رضی نے اپنی بھتیجی کے سر سے باریک دوپٹہ اتروا کر گاڑھے کا دوپٹہ اوڑھایا۔ کیا اعلیٰ اسوہ ہے (ص ۹۴) سکینہ بنت حسینؓ (شہید کربلا) شاعری و موسیقی و فیشن کی استاذ تھیں اور ان کے گرد لوگوں کا جمگھٹا رہتا۔ (ابتداء۔ ص ۶۳) ان فضول افسانہ طرازیوں کی اچھی طرح جڑ کاٹنی چاہیے تھی۔ حضرت رابعہ کے حالات غیر یقینی ہیں (ص ۱۰۸) تحقیق کی ضرورت ہے۔ ملکہ خیزران کا مزنا سے سلوک بڑا سبق آموز ہے۔ (ص ۱۳۵) دودھ بلونے کے آلے کے لیے "میخفنی" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اسے منتھانی، رئی اور بلونی بھی کہتے ہیں (ص ۱۴۹) ملکہ زبیدہ نے وفورِ دین کا توڑ سخت عبادات، انفاق اور خدمات سے کیا۔ خوب مثال ہے (ص ۱۵۰) نہر زبیدہ کا بے مثال کارنامہ جس کی تجدید و تکمیل زبیدہ ثانی، شہزادی فاطمہ خانم نے نہر کی صفائی، تجدید اور تکمیل کر کے اسے مکہ تک پہنچا دیا۔ (ص ۴۲۶)۔ ایک لفظ "محفّہ" استعمال کیا گیا ہے۔ منی پالکیاں، ڈولے۔ (ص ۲۱۶) پھر صفحہ ۳۸۵ پر اسی معنی میں لفظ "محافہ" استعمال کیا گیا ہے۔ المنجد کے رو سے حَفَّفَ القوم حوله واحفظوه۔ نیز حَفَّفَهٗ (احاطہ کرنا) مزید یہ کہ اُحْفَفَ القَوْمُ بِهٖ (احاطہ کرنا اس سے مشتق ہے۔ اَلْمِحَفَّہ۔ (عورتوں کی پالکی و دیگر معانی) ایسے الفاظ کو تفصیلی اعراب کے ساتھ دینا چاہیے اور حوالہ بھی۔

چھٹی صدی ہجری کے وسط میں نور الدین زنگی گذرا ہے۔ بیوی نے دکھڑا رویا کہ گذر بسر نہیں چل رہی، جب کہ بے شمار مال آتا جاتا ہے۔ سلطان نے جواب دیا یہ مسلمانوں کا مال ہے، میں صرف خزانچی ہوں، اس میں سے اپنے لیے کچھ نہیں خرچ کر سکتا۔ (ص ۲۳۶) کاش کہ آج بھی کہیں کوئی ایسی مثال ملتی! مصر میں شجرۃ الدر کی نسوانی حکومت کو خلیفۂ بغداد نے نامنظور کر دیا۔ (ص ۲۶۹) دلی کی ملکہ بی بی راجی کی تعمیرات میں خواتین کی درس گاہ بھی شامل تھی۔ (ص ۳۴۰) قرۃ العین طاہرہ کے حالات کے ساتھ بابی مذہب کے گمراہ کن عقاید بیان کیے گئے ہیں۔ ضرور پڑھیں۔ (ص ۵۴۲) فاطمہ بنت عبد اللہ (بحوالہ اقبال) کے حالات تفصیل سے بیان ہوئے ہیں۔ (ص ۵۹۲) خالدہ ادیب خانم کے تذکرے میں ان کی فکری کجی کو واضح نہیں کیا گیا۔ (ص ۶۴۰)

عطیہ فیضی کی قابلیت کے ساتھ یہ کمزوری لگی تھی کہ وہ اپنی علمی و ادبی برتری کے ساتھ نسائی حسن کو ملا کر ذہین لوگوں سے کھیلتی تھی۔ اس کا ثبوت اس کی شادی کے بعد اپنے شوہر فیضی رحمین سے تحقیر آمیز سلوک ہے جو بڑا آرٹسٹ تھا۔ (ص ۶۵۳) مجھے خوشی ہے کہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی والدہ ماجدہ جیسی عظیم خاتون کا تذکرہ محفوظ ہو گیا (ص ۶۵۸) اسی طرح آپا حمیدہ بیگم کے حالات بھی درج ہو گئے۔ (ص ۶۸۹)۔ افسوس کہ یہ ممکن نہ ہوا کہ مادر ملت اور والدۂ محمد علی جوہر کی طرح کی کئی ہستیوں کا ذکر کیا جا سکے، صرف بات ان کی کہ جن کے حالات سے کوئی خاص امر وابستہ تھا۔

اب کتاب کی کوتاہیاں بھی لیجیے۔ سوال یہ ہے کہ محمدی بیگم جیسی تاریخی شخصیت کو کیوں چھوڑ دیا گیا، اس کے ذکر سے تو قادیانیت کی تاریکیاں واضح ہوتی رہتیں۔ پھر پاکستان میں "تحریک آزادی و ترقی نسواں" کی بڑی بڑی لیڈرانیوں کو، مثلاً بیگم رعنا لیاقت علی خاں (ہر دو مرحوم) اور بلبل چوہدری کے نام تو ان اقوال اور کارناموں کے ساتھ محفوظ رہتے چاہئیں تھے۔ اسی طرح آج کی عاصمہ جیلانی اور مہناز رفیع اور بے نظیر بھٹو کے علاوہ ادبی پہلو سے نیر بانو، سلمیٰ یاسمین نجمی، اُمّ زبیر، صحافیہ رفعت کے ساتھ کشور ناہید، ادا جعفری (بدایونی) اور پروین شاکر

الطاف فاطمہ کا ریکارڈ بھی رکھنا چاہئے تھا۔

کتاب بہت دلچسپ ہے۔ کتاب حوالہ بھی ہے۔ مضمون نگاروں، صحافیوں، اساتذہ وطلبہ اور خواتین کے لیے خاص طور سے مفید ہے۔ ۴۰۶ خواتین کی ایک فہرست تاریخی ترتیب سے ہے، دوسری میں حروف تہجی کے اعتبار سے نام درج ہیں۔ ہر تذکرے کے ساتھ حوالہ درج ہے۔ اگر چار سو پر ۴۰۰ کا ہندسہ نہ لکھا جاتا تو ہم یوں پڑھتے کہ "چار سو باکمال خواتین" ہیں ــ اور کچھ بھی نہیں!

قرآنِ حکیم ــ پارۂ عم | سید شبیر احمد ۱۳-اے-II- ایجوکیشن ٹاؤن، وحدت روڈ لاہور۔ فون: ۴۴۲۵۸۵ ناشر: رضیہ شریف ٹرسٹ، ۴۴۶، شادمان کالونی، لاہور۔ فون: ۴۱۲۱۰۳ ــ ۴۱۹۳۸۳۔ تقسیم فی سبیل اللہ ہے۔ اگر اس سلسلے کی توسیع کے لیے کچھ حضرات تعاون کرنا چاہیں تو اندازاً لاگت فی نسخہ ۵/- روپے کے حساب سے مدد کر دیں۔

مولینا سید شبیر احمد صاحب پہلے اپنے خاص طرز پر مرتب کر کے پارہ الم پیش کر چکے ہیں جو بہت مقبول ہوا۔ اب پارۂ عم مزید بہتر انداز سے مرتب و شائع کیا گیا ہے ــ سید صاحب کا یہ تجربہ بالکل نیا اور مفید ہے کہ عربی سے اردو میں ترجمہ کرتے ہوئے دونوں زبانوں کے الفاظ اور جملوں کی ترتیب مختلف ہوتی ہے۔ یعنی وہ آگے پیچھے ہوتے ہیں۔ اس کا حل مولانا نے یہ نکالا ہے کہ عربی کے کچھ الفاظ یا کلمات کا رنگ نیلا اور کچھ کا سرخ رکھا ہے۔ ان کے ترجمے میں بھی سرخ عبارت کا ترجمہ اردو میں سرخ رنگ میں ہوگا اور نیلے رنگ کے الفاظ کا ترجمہ نیلے رنگ میں ہوگا۔ اس طرح غیر عربی دان آدمی یا عربی سیکھنے کا خواہش نہایت آسانی سے دونوں زبانوں کی ترتیبِ عبارت کی پیچیدگی سے آزاد ہو کر کسی بھی حصے کے ترجمے کو اردو میں الگ پہچان سکے گا۔ ابھی آگے وہ مزید مفید کام کرنے والے ہیں۔

اچھا بچہ کون ؟ مؤلفہ : سیّد نظر زیدی ۔ ناشر : عبدالحفیظ احمد ۔ البدر پبلی کیشنز ۲۳ ۔ راحت مارکیٹ ، اُردو بازار ، لاہور ۔ قیمت درج نہیں ۔

ہمارے عزیز دوست سیّد نظر زیدی اپنی بہت سی صلاحیتوں کے ساتھ بچوں کے ادب کی نگارش کے ماہر ہیں ۔ آسان زبان میں کہانیاں ، تاریخ ، شخصیتیں اور واقعات ان کے سامنے خوبی سے پیش کرتے ہیں ۔ بچّوں کو جب یہ تلقین کی جاتی ہے کہ " اچھے بچے بنو " تو لازم ہوجاتا ہے کہ ان کو اچھّے بچے کا تصوّر دلایا جائے ۔ سیّد صاحب کی یہ آسان اور جلی خط میں لکھی ہوئی کتاب یہ درس دیتی ہے کہ " اچھا بچّہ ہونے یا اچھا بچّہ نہ ہونے کا تعلّق امیر یا غریب ہونے سے نہیں ، بلکہ اچھی عادتیں اپنانے اور بری عادتیں نہ اپنانے سے ہے " یہ ہے بنیادی حکمت جو اس مختصر آسان کتاب میں پیش گئی ہے ۔

سیرت سرورِ انبیاء تصنیف : حافظ ابن کثیرؒ ۔ ترجمہ : غلام احمد حریری ۔ ناشر : کتاب مرکز ۔ بھوانہ بازار ۔ فیصل آباد ۔ قیمت : ۷۵/- روپے

حافظ ابن کثیر کی ایک غیر معروف کتاب سیرت " الفصول فی اختصار سیرۃ الرسول " کا یہ اُردو ترجمہ ہے ۔ یہ کتاب دراصل عربی زبان میں ہے اور پہلی بار قاہرہ میں ۱۳۵۷ھ میں چھپی ۔ زیرِ نظر کتاب اُسی کا ترجمہ ہے ۔ لیکن اس میں بہت سے حواشی کا اضافہ کیا گیا ہے ۔

اس کتاب میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حالاتِ زندگی ، غزوات اور آپؐ کی نبوت کے خصائص بیان ہوئے ہیں ۔ اندازِ تحریر علمی اور محققانہ ہے ۔ اس میں سیرت پر نہایت اہم معلومات موجود ہیں ۔ اور اس کے مستند ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ حافظ ابن کثیر کی تالیف ہے ۔ اُردو ادب میں سیرت کے موضوع پر یہ مفید اضافہ ہے ۔

(رفیق چوہدری)

معاشرہ کی مہلک بیماریاں اور ان کا علاج | تصنیف: شیخ احمد بن حجر۔ قطر۔

ترجمہ: نصیر احمد ملی۔ صفحات: ۷۲۸ قیمت ۱۰۰/- روپے۔ ناشر: مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ، اردو بازار۔ لاہور۔

یہ کتاب ترجمہ ہے عربی کتاب "تطہیر المجتمعات من ارجاس المعاصی والموبقات" کا۔ جو شیخ احمد بن حجر کی تالیف ہے۔ موصوف قطر میں محکمہ شرعیہ اولی کے قاضی ہیں۔ اس کتاب میں گناہوں کی تفصیل اور ان کا برا انجام بتایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نیک عمل کرنے والوں کے لیے اخروی انعامات کا ذکر کیا گیا ہے۔ تقریباً ۷۷ کبیرہ گناہوں کی تفصیلات، قرآن و حدیث کی روشنی میں دی گئی ہیں۔ کبائر کے موضوع پر یہ ایک جامع کتاب ہے جس میں اخلاقی، معاشرتی اور معاشی غرض ہر قسم کے معاصی و منکرات کی وضاحت کے ساتھ ساتھ ان سے اجتناب کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ فرد اور معاشرے کی اصلاح کے حوالے سے یہ ایک اہم اور مفید کتاب ہے۔ جو خوب صورت ٹائیٹل کے ساتھ مزین ہے۔ (رفیق چوہدری)

سیکولرازم یا اسلام | مرتبہ: خالد حامدی۔ ناشر: ادارۂ شہادتِ حق۔ پوسٹ بکس نمبر ۹۷۰۲۔ جامعہ نگر نئی دلی ۱۱۰۰۲۵ (بھارت) صفحات: ۱۶۴ سائز: $\frac{20\times30}{8}$ قیمت: ۱۵/- روپے۔

خالد حامدی صاحب نے اس کتاب میں سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، سید حامد علی، مولانا صدرالدین اصلاحی، مولانا محمد یوسف، ڈاکٹر محمد ناصر، محمد نجات اللہ صدیقی اور جناب انعام الرحمٰن خاں کے مقالات یک جا کر دیئے ہیں اور حرفِ اول کے عنوان سے پُرمغز مقدمہ خود رقم کیا ہے۔ موضوع کتاب کے نام سے واضح ہو جاتا ہے اور یہ بات بھی عیاں ہے کہ نہ صرف اسلام بلکہ جملہ مذاہب کے لیے سیکولرازم کھلا چیلنج ہے۔ ہمارے نزدیک یہ ایک قابلِ مطالعہ کتاب ہے۔ فاضل مؤلف نے ایک نہایت مفید کام کیا ہے۔

(سید نظر زیدی)

THE COURAGEOUS CHILDREN
"حوصلہ مند بچے"

مصنفہ: محترمہ عائشہ عبداللہ سکاٹ
صفحات: ۴۰ - قیمت درج نہیں۔

آج کل بچوں کے لیے بے شمار ایسی کتابیں لکھی جا رہی ہیں۔ جو بچوں کی نہ تو روحانی تربیت کر سکتی ہیں اور نہ ہی انہیں ذہنی بالیدگی دے سکتی ہیں۔ اسلامک فاؤنڈیشن لیسٹر کی مسلم چلڈرنز لائبریری نے بچوں کے لیے ایسی کتابیں آسان انگریزی میں چھاپنے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ ننھی سی یہ کتاب جسے اردو میں "حوصلہ مند بچے" کہنا چاہیے۔ اس میں چھ کہانیاں ہیں، جن کے کردار وہ نوجوان لڑکے ہیں۔ جنہوں نے آغازِ اسلام میں بہادری کا مظاہرہ کر کے عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے۔ کتابچہ نہایت خوب صورت ہے۔ اور بہترین کاغذ پر چھپا ہے۔ ہر کہانی کے ساتھ تشریحی نقش و نگار کا ایک صفحہ موجود ہے جو خود اپنی جگہ پر اسلامی آرٹ کا خوب صورت نمونہ ہے۔ والدین اور اسکولوں کے اساتذہ اپنے بچوں کی تعمیرِ سیرت کے لیے اس کتابچے کو نہایت مفید پائیں گے۔ (فیض اللہ شہابی)

رسولِ خدا کا طریقِ تربیت

مصنف: مولانا سراج الدین ندوی - ناشر: مرکزی مکتبۂ اسلامی دہلی صفحات: ۱۲۰ - قیمت: ۱۶/- روپے (مناسب)

مولانا سراج الدین ندوی نے یہ کتاب جس جذبے اور شوق سے لکھی ہے۔ وہ نہایت قابلِ قدر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالمِ انسانیت کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا گیا۔ اور آپ کی حیاتِ طیبہ کا ہر پہلو انسان کی صلاح و فلاح کا ضامن ہے۔ بشرطیکہ ہم اس کو نمونہ بنا کر اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھال لیں۔ اور آپؐ کے نقوشِ پا کو اپنا سرمایۂ حیات بنانے کی کوشش کریں۔ فاضل مصنف نے اس کتاب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے سب سے اہم پہلو ۔۔۔ انسانوں کو تعلیم دینے اور تربیت کرنے کے انداز کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کے کل ۲۸ ابواب ہیں۔ جن میں نہایت اختصار کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تربیت کے

اسالیب کو پیش کیا گیا ہے۔ ابواب اگرچہ نہایت مختصر ہیں، لیکن اندازِ تحریر دل کش اور جاذبِ توجہ ہے۔ کتاب کی اہم تر خوبی یہ ہے کہ کوئی بات بغیر سند کے نہیں کہی گئی۔ اگرچہ حوالے نامکمل اور تشنہ ہیں لیکن عام قاری کے استفادے کے لیے کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو پڑھنے والوں کے لیے رہبری کا ذریعہ بنائے اور مصنف کو ان کی محنت کا اجر عطا فرمائے۔ (سید شبیر احمد)

ساٹھ سالہ قومی جدوجہد یہ داستان ہے مجاہد ملت، غازی عبدالصمد سراج الدین جنرل سیکرٹری تحریکِ سیرت و سیکرٹری جنرل پاکستان اسلام لیگ کی۔ اسے جناب عبدالرحیم قریشی صاحب نے مرتب کیا ہے۔ بعض بڑی دلچسپ شخصیتیں ہوتی ہیں جو کئی کئی کارنامے دکھاتی ہیں۔ اور عہدوں کو رونق بخشتی ہیں مگر تاریخ ان سے کترا کے نکل جاتی ہے۔ ایسے ہی ایک ستم رسیدۂ تاریخ کی یہ کہانی ہے جس میں لکھنے والا دل کشی پیدا نہیں کرسکا۔ اسے خواجہ معین الدین ناظم نشر و اشاعت پاکستان اسلام لیگ (۸۔ رحمان بلڈنگ، سولجر بازار، کراچی ۳) نے شائع کیا۔ قیمت نامعلوم۔

اسلام کی حقیقت از جناب محمد اکرام قریشی ایم اے۔ شائع کردہ: احیائے دین لائبریری۔ سیالکوٹ۔ غالباً مفت تقسیم کے لیے۔

ایمانی سیاست کی راہ از راشد شاذ صاحب۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف مسلم امۃ افیئرز پی او بکس ۷۷۔ علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲ (انڈیا)

میں نے راشد صاحب کو پڑھا ہے۔ ایمانی حرارت بھی ہے اور کام کرنے کا جذبہ بھی ہے۔ مگر بس ذہن اکھڑا اکھڑا سا ہے۔ خوب صورت باتیں کہتے ہیں۔ وہ کسی اچھی ترتیب میں نہیں آتیں۔ نوجوان ہیں، فکر میں حرارت اور آتش فشانی زیادہ ہے، مگر روشنی کم۔ خدا کرے کہ انہیں یہ رائے ناگوار نہ ہو۔

سیاست دان اور عوام از پروفیسر ڈاکٹر حافظ عبدالقیوم - ۲۵۲، ڈی - پیپلز کالونی، فیصل آباد - یہ منظوم پمفلٹ ہے، اور اس کے ساتھ "اسلام اپنی منزل" بھی چار صفحے کے دو ورقے میں درج ایک نظم ہے۔

نقوشِ سفر شعبۂ تصنیف و تالیف، اسلامی جمعیت طالبات پاکستان - ان عزیز بہنوں کے کام سے مجھے بڑی دلچسپی ہے جو مغربیت کے خلاف بڑی مضبوط صفیں بنا کر کھڑی ہو گئی ہیں - ان اوراق میں ان کے کام کی مختصر روداد ہے کہ کن کن دائروں میں انہوں نے کیا کیا کیا - اور جو کچھ کیا، حیران کن ہے - اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ!

رپورٹ کالم پیش کش، ایضاً - اس پمفلٹ میں اسلامی جمعیت طالبات نے نماز، قرآن و حدیث، مطالعۂ لٹریچر، اخلاقیات، انفرادی ملاقاتیں، توسیع دعوت، تنظیم اور اس کے تقاضے، اجتماعات کی اہمیت، محاسبہ، تربیت وغیرہ موضوعات پر اپنی کارکنوں کو رہنمائی دی ہے۔

خواتین یونیورسٹی کیوں اور کس طرح؟ مرتبہ: ادارۂ تعلیمی تحقیق، تنظیم اساتذۂ پاکستان، ذیلدار پارک، اچھرہ، لاہور۔

اس اہم کتابچے میں ڈاکٹر انیس احمد، پروفیسر مسلم سجاد، جناب ممتاز احمد اور راقم ناچیز کی تحریریں جمع کی گئی ہیں - قیمت: ۱۶/ روپے۔

اب اس کے بعد کے حصے میں ہم مجبور ہیں کہ رسالوں یا پمفلٹوں کے صرف نام پتے درج کر دیں

تحریکِ ختمِ نبوت کے پمفلٹ مؤلف: مولانا محمد یوسف لدھیانوی - ناشر: عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت - حضوری باغ - ملتان - ۱- المہدی والمسیح ۲- نزولِ عیسیٰ علیہ السلام - ۳- مرزا غلام احمد قادیانی بقلم خود ۴- حضرت مسیح مرزا قادیانی کی نظر میں (مؤلفہ: لال حسین اختر مرحوم)، ہر پمفلٹ ایک روپے کی ٹکٹیں بھیج کر منگوایا جا سکتا ہے۔

ضیاء الحق قتل کس نے کیا!	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت - ننکانہ صاحب، ضلع شیخوپورہ

(اہم حوالے اور اقتباسات)

رسالہ اتحاد - ج ۱	مرتب: سعید الحسن، پتہ: مکان نمبر ۴۴۳ - گلی نمبر ۲۳ - ۱/۹ جی

اسلام آباد - قیمت: پانچ روپے

بغاوت کا انجام	از حکیم ہاشمی - پوسٹ بکس ۲۵۰ - حیدرآباد - سندھ - مفت تقسیم

تعلیم کے چند اہم مسائل	پیش کش تنظیم اساتذہ پاکستان، اچھرہ، لاہور - مختلف مصنفین و

دانش وران تعلیم کے افادات - قیمت نامعلوم۔

تعلیمی مباحث انسانی تناظر میں	از جناب محمد قطب - ناشر: ادارۂ تعلیمی تحقیق، تنظیم اساتذہ

پاکستان - ۸ - اے ذیلدار پارک، اچھرہ - لاہور - صفحات: ۶۲ قیمت: ۱۶/- روپے۔

چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت	از پروفیسر سید محمد سلیم - ناشر: ادارۂ تعلیمی تحقیق، اچھرہ،

لاہور - سید صاحب کا بہت اہم مقالہ ہے۔ قیمت: ۶/- روپے۔

رسالہ ماہ رواں	مدیر اعلیٰ: سید ذاکر عزیز پتہ: ایس ۲ - پارک دیوا پارٹمنٹس،

بلاک نمبر ۱۰ - گلشن اقبال - راشد منہاس روڈ کراچی - فی شمارہ دس روپے - قیمت سالانہ:

۱۱۰/- روپے۔

گیانی جی سے درخواست	مصنف: تاج رسول خاں گیانی جی (جودھپوری) - شائع

کردہ: حلقۂ احباب جودھپور مارواڑ - چغتائی منزل، کیمبل روڈ - پاکستان چوک کراچی

قیمت: ۶/- روپے (ہمارے پلّے تو کچھ نہ پڑا)

قومی مسائل اور ہمارا لائحۂ عمل	از محمد موسیٰ بھٹو - ملنے کا پتہ: سندھ نیشنل اکیڈمی -

پوسٹ بکس نمبر ۲۵۸، حیدرآباد سندھ - یہ کتاب دیر سے پڑی ہے اور تفصیلی تبصرے کے لیے جگہ نکلنے کے انتظار میں اور بھی وقت گذرے گا۔ لہٰذا یہ مختصر تعارف تو ہو جائے - قیمت: ۸/- روپے۔

النصیحہ	مدیر: مولانا سید محمد گوہر شاہ نقشبندی - ترجمان دارالعلوم اسلامیہ، چارسدہ،

ضلع پشاور - مفید اور دلچسپ مضامین کا مجموعہ - قیمت فی پرچہ ۵/- روپے

رسالہ اقراء — خبر نامہ پاکستان پبلک سکول۔ ڈنگہ روڈ، کھاریاں (گجرات)۔
تعلیم و تدریس کے لحاظ سے قابلِ قدر ہے۔ تین خواتین مدیرات ہیں اور ان کے مشیر کیپٹن ریاض احمد انجم ہیں۔ ڈیزائنر سرورق اسلم کمال۔ قیمت نامعلوم

ماہنامہ تذکیر — مدیر: طالب محسن۔ باہتمام دارالتذکیر۔ ۱۴۲ علامہ اقبال روڈ لاہور۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حلقۂ الرسالہ کا محور ہے۔ اس لیے اسلام کے متعلق نظریہ، فکر، نظام، سسٹم وغیرہ کے لیے ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ کاش کہ مدیر صاحب مطالعہ کو وسیع کر کے اس معترضانہ سطحیت سے باہر نکل آئیں۔ کچھ تعلق انصار المسلمون سے ہے، مگر تحریر، فکر اور رسالے کی ثقاہت کا معیار بہت ہی عامیانہ ہے۔

ماہنامہ تحریک — مدیر: فیاض نقی۔ دفتر: شاہین منزل، راولاکوٹ، آزاد کشمیر۔ فی پرچہ ۳/- روپے۔ اس پرانے شمارے کا خصوصی مضمون "سید علی گیلانی نے استعفیٰ کیوں دیا"۔ علاوہ ازیں مقبوضہ کشمیر میں تحریک مجاہدین کے ابتدائی دور کے حالات اور بھارت کی ستم شعاریاں۔

اسلامی طریقِ انقلاب — از محمد شریف قاضی۔ ناشر: شعبۂ دعوتِ اسلامی پاکستان دشریف آباد (گجرات)۔ کاغذ طباعت درست۔ قیمت دس روپے۔
اسلامی طریقِ انقلاب کے متعلق قرآن کی رہنمائی میں جادۂ اقدام اور مختلف فرائض اور ذمہ داریوں اور مراحل کو واضح کیا گیا ہے۔ عام لوگوں کے مطالعہ کے لیے یہ مختصر کتاب مناسب ہے۔

اخوان المسلمون

۱۹۲۸ء ——— ۱۹۹۰ء

نظر ثانی شدہ ایڈیشن

از: پروفیسر افتخار احمد

- وادیٔ نیل کے مظلوم شہداء کی عظیم داستان۔
- جسے تعلیمی بورڈ سرگودھا نے ۱۹۸۰ء کی بہترین کتاب قرار دے کر اوّل انعام کا مستحق ٹھہرایا۔

قیمت ۱۶۰/- روپے

المیزان پبلشرز، ۲۲۴ العصوم ٹاؤن فیصل آباد

سٹاکسٹ: الائیڈ بک کمپنی، دی مال لاہور فون ۱-۳۰۶۲۵۶ - چنیوٹ بازار، فیصل آباد